ALTERNATIVE
RESEARCH INITIATIVE

ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

June 2022

صفحہ 2
صحت کے حق سے مراد کم نقصان دہ تمباکو نوشی کا استعمال ہے

صفحہ 3
فاؤنڈیشن فار سموک فری ورلڈ نے 23 کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے استعمال کی حمایت کردی

صفحہ 4
تمباکو پر ستر فیصد ٹیکس لگایا جائے

تمباکونوشی کے خاتمے کا چار نکاتی ایجنڈا

عالمی ادارہ برائے صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق دنیا میں ہر سال تمباکو نوشی کی وجہ سے بیاسی (82) لاکھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ان میں سے ستر (70) لاکھ تمباکو نوش اور بارہ (12) لاکھ غیر تمباکو نوش ہیں جو سگریٹ کے دھوئیں سے متاثر ہو کر جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔ پاکستان میں ہر سال ایک لاکھ ستر ہزار (170,000) افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ستم ظریفی یہ ہے کہ ملک میں انسداد تمباکو نوشی کی قومی پالیسی موجود ہے اور نہ حکومت سگریٹ نوشی کے خاتمے کے لیے کم نقصان دہ تمباکو نوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) جیسے جدید طریقوں سے استفادہ کرنے پر آمادہ نظر آتی ہے۔تمباکو نوشی کے خاتمے میں میڈیا کا کردار بھی ایک کمزور کڑی ہے۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں سگریٹ نوشوں کی تعداد تقریباً دو کروڑ نوے لاکھ تک جا پہنچی ہے۔

پاکستان میں سگریٹ نوشی کی بڑھتی شرح پر تشویش کا یہ اظہار گزشتہ دنوں اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں آلٹرنیٹیو ریسرچ انیشیٹیو (اے آر آئی) کی جانب سے 'تمباکو سے پاک پاکستان' کے عنوان سے منعقدہ ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے صحافیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔اس موقع پر پاکستان سے تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس سلسلے میں کم نقصان دہ تمباکو نوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی اور میڈیا کے کردار کو بھی زیر بحث لایا گیا۔

اے آر آئی پاکستان میں انسداد تمباکو نوشی پر کام کرنے والا ایسا پہلا ادارہ ہے جس نے تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے چار نکاتی ایجنڈا پیش کیا ہے۔ یہ ایجنڈا جن چار نکات پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں کہ

(۱) تمباکو نوشی کے خاتمے کی قومی پالیسی بنائی جائے،

(۲) سگریٹ نوشی سے بچاؤ کی مؤثر سہولیات کی آسان اور سستے داموں فراہمی یقینی بنائی جائے،

(۳) کم نقصان دہ تمباکو نوشی کو انسداد تمباکو نوشی کے خاتمے کی قومی پالیسی کا حصہ بنایا جائے اور

(۴) کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے لیے قانون سازی کی جائے۔

مختلف اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ڈھائی سے تین کروڑ کے قریب سگریٹ نوش ہیں۔تمباکو نوشوں کی اس کثیر تعداد کے ساتھ پاکستان کو سلگنے والی سگریٹ وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے نتیجے میں بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔سٹیٹ بینک آف پاکستان اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیویلپمنٹ اکنامکس (پائیڈ) کے مطابق سن 2021 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستانی ایک سال میں مجموعی طور پر سگریٹ پینے پر 347 ارب روپے خرچ کرتے ہیں جبکہ ملک میں تمباکو نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات پر آنے والی لاگت 615 ارب روپے ہے۔

اس قدر بھاری جانی و مالی نقصان کے باوجود پاکستان میں تمباکو نوشی کے خلاف کوششیں غیر مؤثر ہیں۔ تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن کی توثیق کے تقریباً دو عشرے بعد بھی ملک میں تمباکو نوشی کے خاتمے کی کوئی قومی پالیسی موجود نہیں ہے، ملک بھر میں تمباکو نوشی سے بچاؤ کی سہولیات کا فقدان ہے۔ پورے پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے میں مدد کے لیے ایک طبی مرکز موجود ہے جو کہ وفاقی دارلحکومت اسلام آباد میں واقع ہے۔سگریٹ نوشی کے خاتمے میں کم نقصان دہ تمباکو نوشی کی افادیت کے موجود شواہد کے باوجود ملک میں ان متبادل مصنوعات کے استعمال کے لیے کوئی قانون سازی نہیں کی گئی۔

پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کی کوششوں میں جس طرح کم نقصان دہ تمباکو نوشی اور جدید طریقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے اسی طرح سگریٹ نوشوں کو بھی کسی خاطر میں نہیں لایا گیا ہے۔ پاکستان میں تمباکو نوشی ترک کرنا سگریٹ نوشوں کے ہی سر ہے۔ اگر وہ تمباکو نوشی ترک کرنا چاہیں تو وہ یہ نہیں جانتے کہ انہیں اس کے لیے مدد کہاں سے ملے گی؟ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں ایک سال میں تین فی صد سے بھی کم سگریٹ نوش تمباکو نوشی ترک کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

کم نقصان دہ تمباکو نوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) سے مراد سگریٹ کی وہ متبادل مصنوعات ہیں جس میں زہریلے مادے نہیں ہوتے اور یوں یہ سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہوتے ہیں ۔ ان

مصنوعات میں سے سب اہم ای سگریٹ یا ویپ ہے جس میں دھواں شامل نہیں ہوتا۔ پبلک ہیلتھ انگلینڈ کے مطابق ای سگریٹ سلگنے والے سگریٹ کے مقابلے میں 95 فیصد کم نقصان دہ ہوتا ہے کیوں کہ تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے خطرے کا تمام تر تعلق سگریٹ کے دھوئیں میں شامل ٹار سمیت دیگر کیمیائی مادوں سے ہوتا ہے۔ اگر تمباکونوش سگریٹ کے ایسے متبادل استعمال کریں جس میں سگریٹ کا جلنا شامل نہ ہو اور صرف نکوٹین فراہم کرتے ہوں تو وہ تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔

برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروسز نے ای سگریٹ کو تمباکونوشی کے مقابلے میں کم نقصان دہ اور اس کے خاتمے میں کارآمد قرار دیا ہے۔ برطانیہ، جاپان، نیوزی لینڈ اور سویڈن سمیت دنیا کے کئی ممالک میں سگریٹ نوشی پر قابو پانے کے لیے ای سگریٹ سے استفادہ کیا جارہا ہے۔ اے آر آئی کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں ای سگریٹ کی سو (100) کے لگ بھگ دکانیں ہیں جو کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ اور پشاور وغیرہ میں واقع ہیں۔ ای سگریٹ استعمال کرنے والوں کے حتمی اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں مگر اندازے کے مطابق پاکستان میں تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک افراد ای سگریٹ استعمال کرتے ہیں۔ یہ مصنوعات پاکستان میں درآمد کی جاتی ہیں مگر ملک میں اس کے استعمال کے لیے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔

یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات کے اس بوجھ کے باجود انسداد تمباکونوشی کی قومی پالیسی موجود ہے اور نہ کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات (ٹی ایچ آر) سے استفادہ کرنے کا کوئی قانون موجود ہے۔ اس کے باوجود اس قومی مسئلہ کو میڈیا میں اجاگر نہیں کیا جاتا۔ یہ سطور لکھنے تک ملک میں کورونا سے جاں بحق افراد کی کل تعداد اکتیس ہزار (31,000) اور رواں برس پولیو کے کیسز بارہ (12) ہیں مگر ان مسائل اور سیاسی معاملات کے برعکس تمباکونوشی کے نقصانات، انسداد تمباکونوشی کی کوششوں اور اس سلسلے میں عوام میں آگہی پیدا کرنے میں میڈیا کے کردار سے استفادہ کرنے کا فقدان پایا جاتا ہے۔ حالاں کہ پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا ابلاغ کے مؤثر ذرائع ہیں اور ان کے ذریعے تمباکونوشی کی روک تھام اور سگریٹ کے متبادل کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے سلسلے میں لوگوں تک معلومات پہنچائی جاسکتی ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تمباکونوشی کے خاتمے کی قومی پالیسی بنائی جائے، تمباکونوشوں کی مدد کے لیے سگریٹ نوشی سے بچاؤ کی مؤثر سہولیات کی آسان اور سستے داموں فراہمی یقینی بنائی جائے، کم نقصان دہ تمباکونوشی کو انسداد تمباکونوشی کے خاتمے کی قومی پالیسی کا حصہ بنایا جائے، کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے لیے قانون سازی کی جائے۔ یہ پیغام لوگوں تک پہنچانے میں میڈیا میں اپنا کردار ادا کرے تو پاکستان کو تمباکو سے پاک ملک بنانے کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے۔

صحت کے حق سے مراد کم نقصان دہ تمباکونوشی کا استعمال ہے

جیری سٹمسن

تمباکونوشی کے خاتمے میں تیزی لانے کے لیے نقصانات میں کمی (ہارم ریڈکشن) کے کردار کے خلاف مہم جاری ہے۔ لیکن ٹوئٹر پر برپا طوفان سے اس بات کا ثبوت بڑھتا جارہا ہے کہ محفوظ نکوٹین پراڈکٹس یعنی ویپ، پاؤچز، سنوس اور ہیٹڈ ٹوبیکو دنیا بھر میں لاکھوں لوگوں کو سلگنے والے سگریٹ سمیت دیگر نقصان دہ تمباکو کے استعمال سے دور رکھنے میں مدد کررہے ہیں۔

سگریٹ، نکوٹین حاصل کرنے کا نقصان دہ طریقہ ہے تاہم تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا سبب نکوٹین ہرگز نہیں ہے۔

اب سگریٹ کے علاوہ دیگر ایسی مصنوعات دستیاب ہیں جو بہت کم خطرے پر نکوٹین فراہم کرتی ہیں۔ سویڈن کے لوگ سگریٹ پینے سے زیادہ سنوس کا استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجے میں پھیپھڑوں کے کینسر کی شرح یورپی یونین کے کسی بھی ملک سے کم ہے۔ برطانیہ میں صحت کے حکام تمباکونوشی سے بچاؤ میں ایک مددگار آلے کے طور پر ویپنگ کی حمایت کرتے ہیں۔ تقریباً 7 فیصد بالغ (چھ ملین افراد) ویپنگ کرتے ہیں۔ ویپنگ کے استعمال میں سال بہ سال اضافہ کا تعلق سگریٹ نوشی میں کمی کے ساتھ بنتا ہے۔ سن 2020 میں انگلینڈ میں ایک چوتھائی سے زیادہ لوگوں نے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی کوشش کے طور پر سگریٹ کی بجائے ویپنگ کا استعمال کیا۔ یہ مصنوعات انفرادی اور معاشرتی دونوں سطحوں پر نقصان کو کم کرتی ہیں۔

نقصان میں کمی (ہارم ریڈکشن) کے حامیوں کی بہت زیادہ توانائی سائنسی اور قانونی مسائل پر گفتگو کرنے میں صرف ہوتی ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ نکوٹین حاصل کرنے کے محفوظ طریقوں کے فوائد کا تعین کریں اور انہیں بڑھائیں۔ کیونکہ بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں ناقص قانون سازی یا صریح ممانعت ان مصنوعات تک رسائی روکتی ہے۔ اس وقت چھتیس ممالک نے نکوٹین ویپ، 39 نے سنوس 14 نے ہیٹڈ ٹوبیکو مصنوعات کی فروخت پر پابندی عائد کررکھی ہے۔

اس کے برعکس سلگنے والے سگریٹ ہر جگہ وسیع پیمانے پر دستیاب ہیں۔ 18 ممالک ایسے ہیں جہاں ریاست ان مہلک تمباکو مصنوعات کی تیاری میں براہ راست ملوث ہے اور اس سے منافع کماتی ہے۔

لاس اینجلس میں آپ کھٹے لیموں اور سٹرابری جیسے ذائقوں میں THC گم اور سگریٹ ہر کونے میں موجود اسٹور سے خرید سکتے ہیں۔ لیکن اس نئی پابندی کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ذائقہ والی ویپنگ مصنوعات نہیں خرید سکتے حالانکہ بہت سے ویپنگ کرنے والے تمباکو کو مکمل طور پر ترک کرنے کے لیے ان مصنوعات کا استعمال ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمارے لیے ضروری ہے کہ بنیادی باتوں کی روشنی میں نکوٹین کے محفوظ طریقوں کے حق میں دلائل پر غور کریں۔ اس طرح ایک مضبوط کیس بھی بنایا جا سکتا ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون کم نقصان دہ تمباکونوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کی حمایت کرتا ہے۔ انسانی حقوق کا یہ نقطہ نظر ہمیں ناقص قوانین اور پالیسیوں کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اہم اور ایسے مواقع فراہم کرتا ہے جن سے ابھی فائدہ اٹھانا باقی ہے۔

میرے لیے 1990 کی دہائی کے بعد سے برطانیہ میں منشیات کے استعمال اور ایچ آئی وی/ایڈز پر کام کے لیے نقصان میں کمی کے سلسلے میں صحت کے حقوق کا کردار انتہائی اہم تھا۔ منشیات کے کنٹرول کو بنیادی طور پر پابندی، روک تھام اور پرہیز کے حوالوں سے دیکھا گیا ہے اور دنیا کے کئی ممالک میں یہ اب بھی ایسا ہی ہے۔ پھر بھی ایچ آئی وی/ایڈز کی آمد کے ساتھ ہی منشیات کی فراہمی اور طلب میں کمی پر توجہ مرکوز ہونے لگی کیوں کہ یہ احساس پیدا ہوا کہ منشیات کا محفوظ استعمال یا نقصان میں کمی وائرس کے پھیلاؤ کو محدود کرسکتی ہے۔

2000 کی دہائی کے اوائل میں ہیومن رائٹس واچ اور انٹرنیشنل ہارم ریڈکشن ایسوسی ایشن جیسی تنظیموں نے یہ ثابت کرنے کے لیے مہم چلائی کہ نقصان میں کمی کی بات دراصل صحت کے حق کی بات ہے۔ مجھے بھی ان تنظیموں کی سربراہی کرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان تنظیموں نے صحت کے حق پر اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندوں کے ساتھ کام کیا، جنھوں نے اقوام متحدہ کے قانون کے اندر سے یہ استدلال کیا کہ محفوظ ادویات کی فراہمی اور محفوظ ترسیل کے نظام- منشیات کا متبادل علاج اور سرنج تک رسائی - ان لوگوں کی صحت کے حقوق کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں جو منشیات استعمال کرتے ہیں۔

ان کی تمباکو کے نقصانات میں کمی کے ساتھ مماثلتیں واضح ہیں اور اس کی ضرورت بھی واضح ہے:
تمباکو نوشی سے سالانہ 80 لاکھ اموات ہوتی ہیں۔ یہ ٹی بی، ایچ آئی وی، ایڈز اور ملیریا سے ہونے والی اموات کی مجموعی تعداد سے تین گنا جبکہ ریاست کی طرف سے ممنوعہ منشیات کے استعمال سے ہونے والی تمام اموات سے 10 گنا زیادہ ہیں۔

تمباکو کے حوالے سے ان دلائل کو زیر بحث لانے میں ایک مشکل یہ ہے کہ تمباکو کنٹرول میں انسانی حقوق کے پہلو کو طویل عرصے سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ عالمی ادارہ صحت کے 2005 کے فریم ورک کنونشن آن ٹوبیکو کنٹرول (FCTC) میں رسد اور طلب کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ نقصان میں کمی کو تیسرے "ستون" کا نام دیا گیا ہے۔ FCTC انسانی حقوق کا معاہدہ نہیں ہے اور انسانی حقوق کے ضابطے اس کا حصہ نہیں ہیں۔

معاہدے کے بارے میں مذاکرات کے دوران انسانی حقوق کا بمشکل ہی کوئی خیال رکھا گیا ہے۔ اس عمل میں شامل کسی بھی مندوب یا این جی او نے یہ مسئلہ نہیں اٹھایا۔ تمباکو کنٹرول میں انسانی حقوق کے بارے میں بعد میں ہونے والی بات چیت میں ریاست پر ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ تمباکو صنعت سے لوگوں کو پہنچنے والے نقصان کی روک تھام کرے اور ان کے حقوق کا تحفظ کرے۔

اس میں تمباکو کنٹرول کے سلسلے میں طلب اور رسد کے معاملات دیکھے جاتے ہیں۔ اسے کوئی بھی پوزیشن نہ لینا کہا جاسکتا ہے۔ سیاسی فلسفی سعیاہ برلن نے کوئی بھی پوزشن نہ لینے کی آزادی کو "منفی آزادی" کا نام دیا اور بیرونی رکاوٹوں اور اثر ورسوخ سے آزادی کے طور پر بیان کیا۔ اس کے باوجود صحت کا حق اور اپنی صحت کی حفاظت کے لیے مثبت اقدامات کرنے کے لیے انسان کی شخصی خودمختاری کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کہ، FCTC سیکرٹریٹ اور WHO کی پارٹیوں کی جانب سے نقصان میں کمی کو نظر انداز اور بدنام کرنے کی کوشش کی جائے۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (1946) کے آئین کی تمہید میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ "بہتر صحت کا حصول اور اس سے لطف اندوز ہونا ہر انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے اور یہ حق سب کو بلا تفریق نسل، مذہب، سیاسی عقیدہ، معاشی یا سماجی حالت کے حاصل ہے۔ بہتر صحت کے حصول کے لیے طبی، نفسیاتی اور متعلقہ علم کے حصول کے ساتھ ساتھ بہتر صحت کے فوائد سب لوگوں تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔

1966 میں اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے (ICESCR) کی 171 ممالک نے توثیق کی۔ اس کا آرٹیکل 12 ہر کسی کو "بہتر جسمانی اور ذہنی صحت کے حصول اور اس سے لطف اندوز ہونے" کا حق دیتا ہے۔ اس معاہدے کے آرٹیکل 15 کے مطابق ہر ایک کو "سائنسی ترقی کے فوائد سے لطف اندوز ہونے" کا حق حاصل ہے۔

بہتر صحت کے حصول میں لوگوں کو اپنی حفاظت کے قابل بنانا شامل ہے۔ اسے 'مثبت آزادی کی پوزیشن' کہا جاسکتا ہے۔ تمباکو کے حوالے سے اس میں سلگنے والے سگریٹ یا کھانے اور چبانے والے خطرناک تمباکو مصنوعات کے محفوظ متبادل استعمال کرنے کی آزادی شامل ہوگی، تاکہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماری اور قبل از وقت موت سے بچا جا سکے۔ حقوق پر مبنی یہ مختلف نقطہ ہائے نظر دوسرے شعبوں میں صحت عامہ کی سوچ کا مرکز ہے۔ تمباکو کنٹرول میں منفی آزادی بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ نقطہ نظر تمباکو کے کنٹرول میں بڑی رکاوٹ ہے اور اس سے ہر سال لاکھوں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ کسی کی صحت اور جسم کو منفی اثرات سے بچانا تمباکو کے نقصان میں کمی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کا مدعا ہے۔ یہ لوگوں کو محفوظ انتخاب استعمال کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

ہمیں تمباکو پر قابو پانے کے غالب نظریہ کے لیے ایک متبادل بیانیہ کی اشد ضرورت ہے کہ انسانی حقوق صرف تمباکو سے تحفظ کے بارے میں ہوسکتے ہیں۔ FCTC کے نفاذ کے بعد سے وقت اور ٹیکنالوجی بدل گئی ہیں۔ FCTC اور WHO پر دستخط کرنے والوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ صحت کے حق کو نقطہ آغاز کے طور پر لیتے ہوئے مثبت اقدامات کریں اور دنیا بھر میں 1.1 ارب تمباکو نوشوں کے لیے محفوظ متبادل کی دستیابی یقینی بنائیں۔

ہم میں سے کم نقصان دہ تمباکو نوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) پر کام کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والوں کے ساتھ اتحاد کریں اور ملکی، علاقائی یا بین الاقوامی سطح پر قوانین میں مسائل کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ کم نقصان دہ تمباکو نوشی کو صحت کا ایک بنیادی حق قرار دیں۔

جیری سٹمسن صحت عامہ کے شعبے سے تعلق رکھنے والے معاشرتی علوم کے ماہر، امپیریل کالج لندن میں ایمریٹس پروفیسر، لندن سکول آف ہائی جین اینڈ ٹروپیکل میڈیسن میں اعزازی پروفیسر ہیں۔ سٹمسن نے سماجی اور صحت کے شعبوں میں سے ادویات کے غیر قانونی استعمال اور ایچ آئی وی کے انفیکشن وغیرہ پر دوسو سے زیادہ تحریریں لکھی ہیں۔ وہ کئی اہم ایڈز، ایڈکشن اور یورپین ایڈکشن ریسرچ کے ایڈیٹوریل بورڈ کا حصہ رہ چکے ہیں۔ وہ 2000 سے 2006 تک ٹم رھوڈز کے ساتھ انٹرنیشنل جرنل آف ڈرگ پالیسی کے شریک مصنف رہے ہیں۔ وہ تحقیق کی دنیا اور کم نقصان دہ تمباکو نوشی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کے حوالے سے دنیا کے چند بڑے لوگوں میں سے ایک ہیں۔

https://filtermag.org/right-to-health-tobacco-harm-reduction/?fbclid=IwA
R3olqVV50JOioOrkme0RgHP_s0HxD-jRLcQ0E2GM-Bb4M0D8CitZrL1mqU

فاؤنڈیشن فار سموک فری ورلڈ نے 23 کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے استعمال کی حمایت کر دی

FOUNDATION FOR A SMOKE-FREE WORLD

برسوں سے دنیا بھر میں آزاد تحقیق نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ بالغ افراد کا ای سگریٹ استعمال کرنا سلگنے والے سگریٹ پینے سے کم نقصان دہ ہے۔ چونکہ دنیا بھر میں تمباکو نوشی کے استعمال اور اموات کی شرح غیر یقینی طور پر بہت زیادہ ہے اسی لیے تمباکو نوش اس عادت کو ختم کرنے کے لیے زیادہ محفوظ متبادل مصنوعات استعمال کرنے کے لیے بے چین ہیں۔ فاؤنڈیشن فار سموک فری ورلڈ نے صحت عامہ کے تحفظ کی خاطر بالغ تمباکو نوشوں کے لیے ایف ڈی اے (FDA) کی جانب سے 23 کم نقصان دہ تمباکو مصنوعات کے استعمال کی پیشگی اجازت کو سراہا ہے۔ ہم فاؤنڈیشن کے مقصد یعنی تمباکو نوشی کا مکمل خاتمہ کے حصول کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کرتے رہیں گے۔

https://www.smokefreeworld.org/newsroom/foundation-for-a-smoke-free-world
-statement-on-fdas-marketing-denial-orders-to-juul-labs-inc/

تمباکو پر ستر فیصد ٹیکس لگایا جائے

ڈاکٹر ظفر مرزا

اب وقت آ گیا ہے کہ تمباکو مصنوعات اور میٹھے مشروبات جیسی نقصان دہ ثابت ہونے والی صارفین کی اشیاء پر بھاری ٹیکس عائد کیا جائے۔ ایسا اقدام صحت عامہ کے لیے اچھا ہوگا اور کمزور معیشت کو سہارا دے گا۔تمباکو نوشی عروج پر ہے اور کرنسی کی کمی کا شکار پاکستان کو آمدنی کی اشد ضرورت ہے۔آئی ایم ایف ایسے ٹیکسوں کی حمایت کرتا ہے مگر پاکستان میں تمباکو کی ایکسائز ڈیوٹی اور ٹیکس عالمی سطح پر تجویز کردہ شرح سے کافی کم ہیں۔

تمباکو جان لیوا ہے۔تمباکو کے استعمال کی وجہ سے دنیا بھر میں ہر سال 80 لاکھ اموات ہوتی ہیں، ان میں سے 170,000 پاکستان میں ہوتی ہیں- اس تناظر میں دیکھیں تو پاکستان میں کورونا سے ہونے والی کل اموات 31,000 کے لگ بھگ تھیں۔تمباکو 20 مختلف قسم کے کینسر کا سبب بنتا ہے اور یہ دل کی بیماریوں کا بھی ایک بڑا خطرہ ہے۔مردوں میں پھیپھڑوں کے کینسر کی نوے فیصد وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔

جہاں تمباکو کا استعمال عالمی سطح پر کم ہو رہا ہے وہیں پاکستان میں تمباکو نوشی کی شرح بڑھ رہی ہے۔ بچوں اور خواتین میں تو یہ شرح زیادہ پریشان کن ہے۔ پاکستان میں تمباکو کے استعمال کا پھیلاؤ تقریباً 24 فیصد ہے جبکہ 13 سے 15 سال کی عمر کے نوجوانوں میں سے 10.7 فیصد سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ آبادی میں اضافے کی بلند شرح کے ساتھ 62.7 فیصد 25 سال سے کم عمر افراد ہیں۔ یہ پاکستانی نوجوان تمباکو کی صنعت کے لیے ایک بہترین مارکیٹ ہیں کیوں کہ یہاں بچے متبادل گاہک کا کردار ادا کرتے ہیں۔

تمباکو کی بے قابو وباء کے پیش نظر صحت عامہ کا پہلا عالمی معاہدہ ''فریم ورک کنونشن آن ٹوبیکو کنٹرول (FCTC)'' کو ورلڈ ہیلتھ اسمبلی نے 2003 میں اپنایا۔ پاکستان اس کا رکن ہے۔ یہ جامع معاہدہ تمباکو کے استعمال کے تقریباً تمام عوامل کا احاطہ کرتا ہے یعنی اس میں قانون سازی اور حکمرانی، تمباکو کی صنعت کی مداخلت کو روکنے کے لیے اقدامات، تمباکو پر زیادہ سے زیادہ ٹیکس لگانا، اشتہارات پر پابندی لگانا، پیکیجنگ کو تبدیل کرنا، تمباکو کا خاتمہ اور تمباکو نوشی پر انحصار کا علاج کرنا شامل ہیں۔ FCTC کا آرٹیکل 6 خاص طور پر 'تمباکو کی مانگ کو کم کرنے کے لیے قیمت اور ٹیکس کے اقدامات' سے متعلق ہے۔ تجزیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کی قیمتوں میں 10 فیصد تک ٹیکس میں اضافہ کرنے سے تمباکو کی کھپت میں تقریباً 4 سے 5 فیصد تک کمی آتی ہے۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے تمباکو کی مصنوعات کی پرچون قیمت پر ایکسائز ٹیکس کا کم از کم 70 فیصد حصہ تجویز کیا ہے جب کہ اس وقت پاکستان میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی تقریباً 45 فیصد ہے۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے سگریٹ کو مہنگے اور سستے کیٹیگریز میں تقسیم کیا ہے۔ مہنگے سگریٹ کا مارکیٹ شیئر صرف 12.2 فیصد ہے جبکہ 87.8 فیصد سستے سگریٹ پر مشتمل ہے جس کی قیمت 119.2 روپے فی پیک سے کم ہے۔ مہنگے سگریٹ کی پرچون قیمت پر اس وقت فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 104 روپے ہے اور سستے سگریٹ پر یہ صرف 33 روپے ہے۔

سوشل پالیسی ڈائیلاگ سینٹر، ڈبلیو ایچ او، دی یونین، وائٹل سٹریٹیجیز اینڈ کمپین فار ٹوبیکو فری کڈز نے مشترکہ طور پر پاکستان کے لیے ٹوبیکو فیکٹ شیٹ 2022 تیار کی ہے جس میں انہوں نے مؤقف اختیار کیا ہے اور اس کے لیے دلیل دی ہے کہ جولائی 2019 سے سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ نہیں ہوا کیوں کہ مہنگائی اور آمدنی میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اس لیے سگریٹ آج زیادہ سستی ہوگئی ہے۔ SPDC نے بجٹ میں سستے سگریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو 33 روپے سے بڑھا کر 42.9 روپے کرنے اور مہنگے سگریٹ پر 104 روپے سے بڑھا کر 135.2 روپے کرنے کی تجویز بھی دی ہے۔ اس سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا اوسط بڑھ کر 54.16 فیصد ہو جائے گا جو اب بھی 70 فیصد کی تجویز کردہ شرح سے تقریباً 16 فیصد کم ہے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کے 2021 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستانی سالانہ مجموعی طور 347 ارب روپے مالیت کے سگریٹ پی رہے ہیں جب کہ پاکستان میں سگریٹ نوشی سے ہونے والی بیماریوں اور اموات کی کل لاگت 615 ارب روپے ہے۔ ایف بی آر کے مطابق مالی سال 2020-21 میں سگریٹ سے حاصل ہونے والی آمدنی محض 135 ارب روپے تھی۔

پاکستان کے قرضوں کے جال میں پھنسنے کی ایک وجہ ناکافی آمدنی ہے۔آئی ایم ایف کے ساتھ ہمارا موجودہ فنڈنگ پروگرام اصلاحات پر ہماری سست پیش رفت کی وجہ سے تعطل کا شکار ہے۔تاہم تمباکو پر زیادہ ٹیکس لگانے کی آئی ایم ایف بھی حمایت کرتا ہے۔2016 میں تمباکو پر ٹیکس لگانے کے بارے میں اپنے مؤقف کے ساتھ تمباکو ایکسائز کو کس طرح ڈیزائن اور نافذ کیا جائے؟ کے عنوان سے ایک شائع شدہ مقالے کی مدد سے فنڈ جمع کیا گیا۔شروع میں، مقالے نے ذکر کیا کہ ..."تمباکو ہمارے دور کے سب سے نمایاں قاتلوں میں سے ایک ہے، ٹیکس تمباکو کی کھپت کو کم کرنے کا ایک بہتر ذریعہ ہوسکتا ہے" اور یہ کہ ..."تمباکو سے متعلقہ آمدنی بعض صورتوں میں حکومت کی آمدنی کا اعلی تناسب' ظاہر کرتی ہے۔ IMF کی تمباکو پر ٹیکس لگانے کی حمایت کے ساتھ ساتھ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی عالمی مقرر کردہ شرح یعنی 70 فیصد حاصل کرنے کا بھی مناسب وقت ہے۔ پاکستان کو قیمتوں کی سطح کی بے ضابطگیوں کو بھی دور کرنے اور یکساں ٹیکس لگانے کی ضرورت ہے۔تمباکو کی غیر قانونی تجارت کی صنعت کی دلیل کے جال میں پھنسنے کے بجائے ہمیں غیر قانونی تجارت کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لیے ایمانداری سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔اس موضوع پر مزید بعد میں۔

تمباکو سے حاصل ہونے والی آمدنی کو صرف تمباکو نوشی سے بچاؤ اور صحت کے فروغ پر خرچ کرنے کے لیے مختص کیا جانا چاہیے۔اس سلسلے میں 2019 سے ہیلتھ ٹیکس لگانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ میں نے اس محاذ پر ایک کوشش کی اور کابینہ کی منظوری کے بعد اسے بجٹ تقریر میں شامل کرایا لیکن بیوروکریسی کی عدم دلچسپی اور ملی بھگت کی وجہ سے اس پر عمل نہ ہوسکا۔ ڈاکٹر فیصل سلطان نے ہیلتھ کنٹری بیوشن بل 2021 کے ذریعے بھی اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔اب موجودہ حکومت کو اس بل کو آگے بڑھانے سے اٹھا کر آگے لے جانے کی ضرورت ہے۔

یہ سب کچھ نہ صرف ممکن ہے بلکہ اس لئے کہ یہ دوسری جگہوں پر بھی کامیابی سے کیا گیا ہے۔فلپائن نے 2012 میں ٹیکس اصلاحات کا قانون متعارف کرایا جس کے تحت اس نے تمباکو پر ٹیکس لگانے میں جرأت مندانہ اصلاحات کیں۔اس نے پانچ سالوں میں کم قیمت والے برانڈز کے سگریٹ پر ایکسائز ٹیکس کی شرح 1000 فیصد تک بڑھا دی تھی۔ یہ ایک کثیر درجے کی قیمت کے نظام سے بھی بدل گیا ہے۔سب سے زیادہ فروخت ہونے والے برانڈ کے فی پیکٹ ٹیکس کا کل بوجھ 2012 میں 27 فیصد سے 2017 میں 93 فیصد تک تین گنا، تمباکو ٹیکس کی آمدنی 2012 میں 32 ارب فلپائینی کرنسی سے 2017 میں 106 ارب فلپائینی کرنسی تک بڑھ گئی، غریب ترین گھرانوں میں سب سے زیادہ کمی کے ساتھ 2012 کے مقابلے میں 2015 میں 30 لاکھ کم سگریٹ نوش تھے۔صحت کا بجٹ اضافے کے ساتھ 2013 میں 50 ارب فلپائینی کرنسی سے بڑھ کر 2019 میں 165 ارب فلپائینی کرنسی، تین گنا ہوگیا۔تمباکو پر ٹیکس لگانے کی یہ طاقت ہے۔ یہ صرف ایک پرعزم قیادت کی وجہ سے ممکن ہوا جو صنعت کے دباؤ سے نمٹنے کے لیے تیار تھی اور اس کی کوششوں میں سول سوسائٹی کی جانب سے تعاون حاصل تھا۔

جب ہم بدتر معاشی حالات میں اگلے بجٹ کے قریب ہیں تو یہ وقت ہے کہ جرأت مندانہ فیصلے کریں اور سب کو ساتھ لے کر چلیں۔

https://www.dawn.com/news/1692900/tax-tobacco-now?fbclid=IwAR054P9qUduz3D4dbiC8pRmJ9FpKUhXXHdNJvIfZWUQDGfYiQ3QcZft1y3A

آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو پاکستان میں تمباکو نوشی کے خاتمے کے لیے کام کر رہا ہے۔اس کا قیام 2018 میں عمل میں آیا۔
فاونڈیشن فار سموک فری ورلڈ کے تعاون سے آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو نے 2019 میں تمباکو نوشی کے خاتمے اور اس کے جدید حل کو فروغ دینے کے لیے پاکستان الائنس فار نکوٹین اینڈ ٹمبیکو ہارم ریڈکشن قائم کیا۔